سوال

(124) عیسائیوں کا اللہ کی بابت سوال

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرا کچھ دوستوں سے تعارف ہوا، وہ عیسائی تھے، میں نے اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے کہا ''ہم اسلام قبول نہیں کرتے بشرطیکہ تم ایک سوال کا جواب دو۔'' سوال یہ ہے کہ تو اعتراف کرتے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ تمام آسمانوں، زمینوں اور دیگر مخلوقات کا خالق ہے لیکن وہ پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کس چیز سے بنا ہوا ہے؟ اور کیسے بنا؟ اور کس نے اسے بنایا؟ جب انہوں نے مجھ سے یہ سوال پوچھے تو میں بہت پریشان ہوگیا، میں ان کے پاس سے چلا آیا اور دوبارہ ان کے پاس نہیں گیا، گزارش ہے کہ مجھے اس معاملہ میں فتویٰ دیں، میں انہیں کیا جواب دوں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی شان کے لائق ہو اور میں انہیں جواب دے سکوں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس قسم کے سوالات شیطان کے وساوس سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ انسانی شیطانوں کو اس قسم کی باتیں سمجھاتا ہے تاکہ وہ دوسروں کو راہ راست سے بھٹکا دیں۔ اللہ کی ایک صفت ''اول'' ہے، لہٰذا کوئی چیز اس سے پہلے نہیں ہو سکتی اور وہ ''آخر'' ذ ہے کہ اس کے بعد کوئی چیز نہیں ہو سکتی[1] اور وہ اکیلا ہے کوئی اس کے مشابہ نہیں۔ وہ کسی کا باپ نہ کسی کا بیٹا، نہ اس کا کوئی ہم سر ہے۔ صحیح مسلم اور دیگر کتب احادیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لَايَزَالُ النَّاسُ يَسْأَلُونَكُمْ عَنِ الْعِلْمِ حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ خَلَقَنَا فَمَنْ خَلَقَ اللَّهَ)

''لوگ تم سے علم کے بارے میں پوچھتے رہیں گے حتیٰ کہ یہ کہنے لگیں گے ''ہمیں تو اللہ نے پیدا کیا، اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟''

جناب ابوہرہ رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

(صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَدْ سَأَلَنِي اثْنَانِ وَهَذَا الثَّالِثُ)

''اللہ نے اور اس کے رسول نے سچ فرمایا، (اس سے پہلے) مجھ سے دو آدموں نے یہ سوال کیا ہے اور یہ تیسرا شخص ہے (جس نے یہی سوال کیا ہے)۔''[2]

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لَایَزَالُ النَّاسُ یَسْأَلُونَکَ یَا أَبَا هُرَیْرَةَ حَتّٰی یَقُولُوا هٰذَا اللّٰهُ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ)

''(اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ!) لوگ تجھ سے سوال کرتے رہیں گے حتی کہ کہیں گے کہ اللہ تو ہے پس اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟''

ابوہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ''میں مسجد میں تھا کہ کچھ اعرابی لوگ آئے۔ انہوں نے کہا ''اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! اللہ تو ہے لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے ہاتھ میں کنکریاں پکڑیں اور انہیں ماریں پھر کہا:

(قُومُوا قُومُوا صَدَقَ خَلِیلِی)

''اٹھ جاؤ! اٹھ جاؤ! میرے دوست (صلی اللہ علیہ وسلم) نے سچ فرمایا تھا۔'' [3]

صحیحین میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(یَأْتِی الشَّیْطَانُ أَحَدَکُمْ فَیَقُولُ: مَنْ خَلَقَ کَذَا وَکَذَا حَتّٰی یَقُولَ لَهُ: مَنْ خَلَقَ رَبَّکَ فَإِذَا بَلَغَ لِیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْیَنْتَهِ)

''شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے فلاں فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا؟ حتیٰ کہ کہتا ہے ''تیرے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب یہاں تک نوبت پہنچ جائے تو (بندے کو چاہیے) کہ اللہ کی پناہ مانگے اور (آگے سوچنے سے) رک جائے۔ [4]

ایک اور روایت میں ہے کہ

(لَایَزَالُ النَّاسُ یَسْأَلُونَکَ حَتّٰی یُقَالَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَالِکَ شَیْئًا فَلْیَقُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ)

''لوگ سوال کرتے رہیں گے حتی کہ کہا جائے گا ''یہ مخلوق تو اللہ نے پیدا کی' اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ جس کو یہ چیز پیش آئے تو وہ کہے آمنت باللہ میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں۔'' [5]

یہ حدیث ابوداؤد نے بھی روایت کی ہے۔ ان کی ایک روایت میں ہے:

(فَإِذَا قَالُوا ذَالِکَ فَقُولُوا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ ۵ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَهُ کُفُوًا أَحَدٌ ثُمَّ لِیَتْفُلْ عَنْ یَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْیَسْتَعِذْ مِنَ الشَّیْطَانِ)

''جب وہ یہ بات کہیں تو کہو ''اللہ ایک ہے۔ بے نیاز ہے نہ اس نے کسی کو جنا، نہ وہ جنا گیا، نہ اس کا کوئی ہم سر ہے۔'' پھر اپنے دائیں طرف تین بار تھوکے اور شیطان سے پناہ مانگے۔ [6]

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اللجنۃ الدائمۃ۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۸۸۹۴)

---

[1] حدیث میں ہے ''تو اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں، تو آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں،، مسند احمد ج: ۲، ص: ۳۸۱۔ صحیح مسلم حدیث نمبر: ۲۷۱۳۔ ابوداؤد حدیث نمبر: ۵۰۵۱۔ جامع ترمذی حدیث نمبر: ۳۳۹۷، ۳۴۷۷۔ ابن ماجہ حدیث نمبر: ۳۸۳۱، ۳۸۷۳۔ مستدرک حاکم ج: ۱، ص: ۵۲۴، ۵۴۶۔

[2] صحیح مسلم ج: ۱، ص: ۱۲۰ حدیث نمبر: ۱۳۵۔

[3] صحیح مسلم ج : ۱، ص : ۱۲۰ حدیث نمبر : ۱۳۵۔

[4] بخاری مع فتح الباری حدیث نمبر : ۲۲۷۶۔ صحیح مسلم ج : ۱ ص : ۱۲۰، حدیث نمبر : ۱۳۴۔

[5] صحیح بخاری حدیث نمبر ۲۹۸۷۔ صحیح مسلم ج : ۱ ص : ۱۱۹۔ سنن ابی داوٗد حدیث نمبر : ۴۷۲۱

[6] سنن ابو داوٗد حدیث نمبر : ۴۷۲۲۔ عمل الیوم واللیلہ امام نسائی حدیث نمبر : ٦٦۱۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 136

محدث فتویٰ